الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحبک یاحبیب اللہ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عقائد اہل سنت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

- توحید
- نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- حیات النبی ﷺ
- شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- یارسول اللہ ﷺ
- بے مثل بشر
- علم غیب
- حاضر و ناظر
- درود و سلام
- نماز کے ضروری مسائل
- بعد نماز بلند آواز سے ذکر کرنا
- فاتحہ خلف الامام
- رفع یدین کی ممانعت
- بیس رکعت تراویح
- ایصال ثواب
- غیر اللہ سے مدد مانگنا
- دعا بعد نماز جنازہ
- گیارھویں شریف اور ختم کا ثبوت
- شرک کیا ہے؟
- بدعت کیا ہے؟

بفیضانِ نظر
پاسبان مسلک رضا نائب محدث اعظم پاکستان
باعث قوم مولانا الحاج
پیر مفتی ابوداؤد **محمد صادق** صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی
امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

عقائد و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب

از قلم
ابوالحسن حاجی محمد حبیب الرحمان نیازی قادری رضوی

ملنے کا پتہ
ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
055-4217986
0333-8159523
HASSANNIAZI2000@YAHOO.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحٰبک یا حبیب اللہ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عقائد اہل سنت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

- توحید
- نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
- میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
- اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
- حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
- شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
- یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہنا
- بے مثل بشر
- علم غیب
- حاضر و ناظر
- درود و سلام
- نماز کے ضروری مسائل
- بعد نماز بلند آواز سے ذکر کرنا
- فاتحہ خلف الامام
- رفع یدین کی ممانعت
- بیس رکعت تراویح
- ایصال ثواب
- غیر اللہ سے مدد مانگنا
- دعا بعد نماز جنازہ
- گیارھویں شریف اور ختم کا ثبوت
- شرک کیا ہے؟
- بدعت کیا ہے؟

بفیضان نظر
پاسبان مسلک رضا نائب محدث اعظم پاکستان
فخر قوم مولانا الحاج
پیر مفتی
محمد صادق صاحب
قادری رضوی مدظلہ العالی
ابو داؤد
امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

عقائد و مسائل پر شاندار تحریری کتاب

از قلم
ابو الحسن حاجی محمد حبیب الرحمان نیازی قادری رضوی

ملنے کا پتہ
ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
055-4217986
0333-8159523
HASSANNIAZI2000@YAHOO.COM

یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

توحید، نورانیت مصطفیٰ ﷺ، بے مثل بشر، میلاد مصطفیٰ ﷺ، علم غیب، حاضر و ناظر، اختیارات مصطفیٰ ﷺ، حیات النبی ﷺ، شفاعت مصطفیٰ ﷺ، ندائے یا رسول اللہ ﷺ، درود و سلام، نماز کے ضروری مسائل، بعد نماز بلند آواز سے ذکر کرنا، فاتحہ خلف الامام، رفع یدین کی ممانعت، بیس رکعت تراویح، ایصال ثواب، گیارہویں و ختم کا ثبوت، غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟ عقائد و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب

عقائد اہل سنت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

پاسبان مسلک رضا

علامہ پیر مفتی ابو داؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی

باہتمام محمد حبیب الرحمان قادری رضوی

ملنے کا پتہ
ادارہ رضائے مصطفیٰ
چوک دارالسلام گوجرانوالہ
055 4217986
0333-8159523

30

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد وحساب شکر و احسان ہے جس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی بنایا اور سچا مسلک 'مسلک حق اہلسنت و جماعت نصیب فرمایا۔ بے حد وحساب درود ہو ہمارے پیارے آقا حضور نبی اکرم نورِ مجسم شفیع معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جن کے صدقے سب کچھ پیدا کیا گیا۔

آج کے اس پُر فتن دَور میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہو گئے ہیں جو مسلمانوں کو گمراہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے غلط عقائد و نظریات سے مسلمانوں کے ایمان خراب کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اوپر سے مسلمان اور اندر سے پکے منافق ہیں۔ آج کل عام دنیادار لوگ جن کو دینی تعلیمات کا زیادہ علم نہیں ہوتا وہ ان کے بہکاوے میں آکر طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔

نمبر۱: کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ نمبر۲: فرقہ واریت مولویوں کے جھگڑے ہیں۔ نمبر۳: حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اخلاق حسنہ سے کفار کو مسلمان بنایا کسی کو بُرا نہیں کہا پھر یہ مولوی کیوں ایک دوسرے کو بُرا کہتے ہیں؟ (وغیرہ)

جو لوگ یہ باتیں کرتے ہیں وہ اپنی کم علمی اور غلط فہمی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ بُرے کو بُرا کہنا چاہیئے۔ گستاخِ رسول کا رَدّ کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے۔ اگر ہم کسی گستاخِ رسول کو بُرا کہیں تو لوگ ناراض ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پوری سورۃ "تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" گستاخِ رسول کے رَدّ میں نازل فرمائی ہے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کافروں سے اس لئے اخلاق حسنہ سے پیش آتے کہ وہ مسلمان ہو جائیں لیکن آپ نے منافقوں کو (جو آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے) نام لے لے کر اپنی مسجد سے باہر نکلوایا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پوری سورۃ منافقون ان کے رَدّ میں نازل

فرمائی۔ یہ وہ منافق تھے جو آپ کے علم غیب اور آپ کے کمالات کا انکار کرتے تھے۔ اسی طرح آج کل بھی کچھ بدعقیدہ لوگ موجود ہیں جو اُوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں اور اندر سے منافق ہیں اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت' کمالات' اختیارات' علم غیب' حاضر و ناظر (وغیرہ) کے منکر ہیں۔ ہر شخص کو ان کے غلط عقائد کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پھر حقیقت واضح ہو جائے گی۔

قرآن و احادیث مبارکہ سے بدمذہبوں کے رد کا ثبوت

قرآن پاک (ترجمہ): اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔

(پ ۲۸۔ سورۃ التحریم، آیت ۹)

احادیث مبارکہ: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ (ابن عساکر، جلد ۴۳، ص ۳۴۷)

☆ اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے' نہ نماز' نہ زکوٰۃ' نہ عمرہ' نہ جہاد اور نہ کوئی فرض' نہ نفل' بدمذہب دین اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص ۶، کنز العمال ج ۱، ص ۲۲۰)

☆ بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال جلد ۱، ص ۲۲۳)

☆ ان (بدمذہبوں) سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں' کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸، صحیح مسلم جلد اوّل ص ۱۰)

☆ بدمذہب اگر بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو' اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو' ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو' ان کے پاس نہ بیٹھو' ان کے ساتھ پانی نہ پیو' ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ' ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو' ان کی نماز جنازہ

نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ (مسلم شریف، کنز العمال جلد ۱۱، ص ۳۲۴)

☆ جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی اس نے اسلام ڈھانے (یعنی گرانے) پر مدد کی۔ (مشکوٰۃ شریف، کنز العمال، ج ۱، ص ۲۱۹)

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں کہ بدمذہبوں کی صحبت سے بچو آپ نے ان کی بُری صحبت کے نقصانات بھی بیان فرمائے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو ٹھکرا کر بے دینوں، گستاخوں، بدمذہبوں سے دوستی رکھے تو وہ ضرور گمراہی اور ہلاکت کے راستے پر ہے۔

کچھ لوگ یہ آیت کریمہ پڑھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (پارہ ۴، سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳)

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں جدا نہ ہو جاؤ

کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ پڑو، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرقے بالکل نہیں ہوں گے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اُمت محمدیہ میں ۷۳ فرقے ہوں گے لیکن جنتی صرف ایک ہوگا۔ اس آیت مبارکہ کا مفہوم اور اشارہ یہی ہے کہ ۷۲ گمراہ فرقوں کو چھوڑ دو اور ایک گروہ جو (اہلسنت وجماعت) جنتی ہے اس کے ساتھ ہو جاؤ دوسرے فرقوں میں نہ پڑو۔

جنتی جماعت پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بے شک بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہو گئے تھے اور میری اُمت کے تہتر گروہ ہو جائیں گے جن میں سے بہتر گروہ دوزخی ہونگے اور ایک گروہ جنتی ہوگا"۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ایک جنتی گروہ کون ہے؟" فرمایا جو

میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا"۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۹۳، مشکوٰۃ شریف ص ۳۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ دوسری فصل)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اسی حدیث پاک کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ "اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ وہ جنتی گروہ اہلسنّت و جماعت ہی ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۸) امام الاولیاء سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا" جو گروہ نجات پانے والا ہے وہ اہلسنّت و جماعت ہے۔ (غنیۃ الطالبین) تنبیہ الغافلین میں حدیث شریف اس طرح منقول ہے (ترجمہ) عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ایک جنتی گروہ کون سا ہے؟ فرمایا" وہ اہلسنّت و جماعت ہے"۔ (الحمد للہ)

> تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب مخالف دور ہو
> ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

واضح ہو کہ بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں ہے۔ یہ خالص سچے سنی کی پہچان ہے کیونکہ دیوبندیوں نے اپنے نام کے ساتھ اہلسنّت والجماعت لکھ کر دھوکہ دینا شروع کر دیا ہے۔ مذہب حق اہلسنّت و جماعت جو کتاب وسنت کے مطابق اور متقدمین علماء کرام سے منقول اور ثابت ہے اسی مذہب مہذب کی امام اہلسنّت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تبلیغ واشاعت فرمائی اور بدمذہبوں کے گستاخانہ وکفریہ عقائد سے مسلمانوں کو خبردار کیا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق ونسبت کی وجہ سے اہلسنّت کو بریلوی کہا جاتا ہے اور یہ نسبت ہی خالص اہلسنّت و جماعت کی نشانی ہے۔

عقائد اہلسنّت و جماعت قرآن و حدیث کی روشنی میں

توحید باری تعالیٰ ہم اہلسنّت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے وہ معبودِ حقیقی ہے اُس کی ذات وصفات میں کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ (پارہ ۲، سورہ بقرہ، آیت ۱۶۳)

توحید کا لغوی معنی ہے کسی چیز کے بارے میں حکم لگانا کہ وہ ایک ہے اور علم رکھنا کہ وہ ایک ہی ہے۔ توحید کا معنی اللہ قدوس کی ذات مقدسہ کو معبودیت میں ہر اس چیز سے مقدس ماننا ہے جو وہم وگمان میں آسکتی ہو یعنی تصورات وخیالات میں آنے والی کسی شئے کسی فرد یا کسی ہستی کو بھی لائق عبادت نہ جانے اور صرف اللہ تعالیٰ کو معبودِ برحق مانے۔ توحید صرف لا الہ الا اللہ پر ایمان لانے کا نام ہے جو کلمہ اسلام کا ایک جُزو ہے جب تک دوسرے جزو "محمد رسول اللہ" پر ایمان نہ لائے تو مسلمان نہیں ہوگا۔ توحید توحید کی رٹ لگانے والوں کا اندرون خانہ یہی منصوبہ ہے کہ رسالت سے ہر طرح بیزاری ہو یا کم از کم اس سے دوری تو ہو جائے یہی وجہ ہے کہ توحید کی آڑ میں رسالت وولایت کے تعظیمی اُمور کو شرک بتاتے ہیں۔ صرف اللہ کو ماننا اور رسالت کا تصور درمیان سے ہٹا دینا کفر، گمراہی اور ابلیسی توحید ہے۔ حقیقی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبودِ حقیقی مانا جائے اور اُس کے پیارے محبوب حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُس کا رسول اور نائب اکبر تسلیم کیا جائے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ

اللہ کے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ کے بعد کسی دور میں کسی علاقے میں کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ قرآن پاک

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں آخری۔ (پارہ ۲۲، رکوع ۳)

سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

"پہلے نبیوں کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

(تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ص ۲۶۲)

حدیث مبارک: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں خالق کی ہر مخلوق کا رسول بن کر تشریف لایا اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا"۔ (مسلم شریف)

❁ نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بے شک عنقریب میری اُمت میں تیس کے قریب دجال کذاب ہوں گے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے"۔

"وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ" حالانکہ میں (بحکم قرآن) خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہا)

قرآن و حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت ہے۔ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے۔ تو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اللہ رب العالمین کے بعد نہ کوئی رب العالمین ہے اور نہ اس کی مخلوق میں کوئی دوسرا رحمۃ للعالمین ہے۔

نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق سے پہلے اپنے نور سے اپنے پیارے محبوب حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے آپ کو لباس بشریت پہنا کر تمام نبیوں کے آخر میں آپ کا ظہور فرمایا۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (پ۶ سورہ المائدہ آیت ۱۵)

حدیث نور

امام عبدالرزاق صحیح سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں "مجھے حضرت معمر ان سے ابن منکدر اور انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا" میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی شے پیدا کی؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے اللہ نے اسے پیدا فرما کر اس میں سے ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی۔

آپ کے وجودِ اطہر کا سایہ نہ تھا

امام عبدالرزاق صحیح سند کے ساتھ فرماتے ہیں "مجھے ابن جریج انہیں امام نافع اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا سایہ مبارک نہ تھا جب آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کے نور کی روشنی کا شمس پر غلبہ ہوتا، اس طرح کسی چراغ کے سامنے قیام ہوتا تو آپ کے نور کی روشنی کا چراغ پر غلبہ ہوتا۔ (امام عبدالرزاق امام بخاری کے دادا استاد ہیں)

حدیث شریف: **اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ**

"سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا"

آپ ﷺ حقیقت کے اعتبار سے نور ہیں اور ہماری رہنمائی کیلئے بشری لباس پہن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار نہیں کرتے۔ آپ بے مثل بشر ہیں، پوری کائنات میں نہ کوئی آپ کی مثل تھا نہ ہے نہ ہوگا۔

انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام پر ایمان نہ لانے والے کافروں نے کہا:

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَا نَرٰکَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا ٥

تو اس قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی (اپنی مثل بشر) دیکھتے ہیں۔ (پارہ ۱۲، ع ۳، سورہ ھود، آیت ۲۷)

حضرت سیدنا ہود علیہ السلام پر ایمان نہ لانے والے کافروں نے کہا:

مَا ھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یَاْکُلُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ مِنْہُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ٥

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے۔ (پارہ ۱۸، ع ۳، سورہ المومنون آیت ۳۳)

حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام پر ایمان نہ لانے والے کافروں نے کہا:

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (پارہ ۱۹، ع ۱۴، سورہ الشعراء آیت ۱۸۶)

تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی (ہماری مثل بشر)۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے۔ آج کل کچھ بد مذہب لوگوں کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ) حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ہم مثل بشر کہنا کفر ہے کیونکہ نبی ﷺ کے سر پر نبوت کا تاج ہے غیر نبی نبی کی مثل نہیں ہوسکتا۔

میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم اہلسنّت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم اپنے پیارے محبوب حضور نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلاد منانا خوشی کرنا (وغیرہ) باعث ثواب، باعث نجات دنیا و آخرت کی کامیابی اور اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر (بڑا ہی) احسان کیا کہ ان میں اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیج دیا۔ (پارہ ۴، ع ۷، سورہ آل عمران آیت ۱۶۴)

مزید فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو ہمارے پیارے آقا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس دنیا میں تشریف لانا اللہ کی سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے۔ یہ احسانِ خداوندی ہے۔ میلاد مصطفےٰ منانا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آنے کی خوشی کرنا اسی آیت کریمہ سے ثابت ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (پ۱۱ سورہ یونس، آیت ۵۸)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب اللہ کا فضل اور اس کی رحمت مل جائے تو خوب خوشیاں منانی چاہئیں۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم گنہگاروں کو مل جانا یہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی رحمت ہے

اسی لئے ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلاد مناتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں۔

میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانا آپکی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں (زبرجد ویاقوت کے) ستون لگائے۔ ایک زبرجد کا ایک یاقوت کا جس سے تمام آسمان روشن ہو گئے۔ آپکی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے نہر کوثر کے کنارے پر مشک وعنبر کے ستر ہزار درخت لگائے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷۔۱۱۸ جلد ۱)

❖ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے فرشتو! آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو اور سورج کو مزید نور کا لباس پہنا دو

❖ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے (اس سال) سب عورتوں کو بیٹے عطا فرمائے۔ (سیرت حلبیہ ص ۷۸، جلد ۱، انوار محمدیہ ص ۲۴، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷، جلد ۱، مواہب لدنیہ جلد ۱، ص ۱۱۱)

❖ ولادت باسعادت کی خوشی میں جنت کو سجایا گیا۔ طائران بہشت کو حکم ہوا کہ میلاد شریف کی خوشی میں جواہرات بکھیریں۔ (مولد العروس، محدث ابن جوزی)

❖ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جھنڈے لہرائے گئے۔ ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبۃ اللہ کی چھت پر۔ (بیان المیلاد النبی محدث ابن جوزی ص ۵۱، خصائص الکبریٰ، جلد ۱، ص ۴۸، مولد العروس ص ۱۷، معارج النبوت جلد دوم، ص ۱۹)

❖ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تو اس کے مرنے کے بعد ہر سوموار کو اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی۔ (زرقانی ص ۱۳۹، ماثبت بالسنہ ص ۶۰، مختصر سیرت رسول ص ۱۳، اکرام محمدی ص ۲۷۸)

❖ ولادت باسعادت کی رات کوہ ابوقبیس پر چڑھ کر ابلیس (شیطان) نے چیخ ماری اور ماتم کرنے لگا۔ (مدارج النبوت جلد دوم، نزہۃ المجالس جلد دوم، سیرت الحلبیہ جلد اول، ص ۱۱۹)

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوا کہ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور ماتم کرنا افسوس کرنا ناراض ہونا یہ شیطان کا طریقہ ہے۔ میلاد شریف کی خوشیاں منانے والے اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کو راضی کرتے ہیں اور انکار کرنے والے فتوے لگانے والے شیطان کا ساتھ اختیار کرتے ہیں۔ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب الشمامۃ العنبریہ ص ۱۲ پر لکھا ہے کہ جس کو حضرت محمد ﷺ کے میلاد شریف کا حال سن کر خوشی نہ ہو اور اس نعمت پر خدا کا شکر نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے عالم الغیب ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے پیارے حبیب شب اسریٰ کے دولہا کو اپنے رسولوں میں سے چن لیا اور علم غیب کے خزانے عطا فرمائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بفضلہٖ تعالیٰ عالم ماکان وما یکون ہیں۔

ع...... ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

جبکہ مخالفین کا عقیدہ باطلہ ہے کہ (معاذ اللہ) انہیں دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ اہلسنّت کی تائید میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل ملاحظہ ہوں: قرآن پاک

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

(سورۃ آل عمران، پارہ ۴، رکوع ۱۸، آیت ۱۷۹)

اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (پ ۲۹ سورہ جن، آیت ۲۶، ۲۷)

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (سورہ التکویر آیت ۲۴)

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پھر ہم کو ابتدائے پیدائش سے لے کر جنتیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے اور دوزخیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے تک کی تمام خبریں دے دیں۔ جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری شریف کتاب بدء الخلق ص ۴۵۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۶)

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود	اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب ﷺ	اوّل و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب

جن آیات میں علم غیب کی نفی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ ذاتی طور پر علم غیب نہیں جانتے بلکہ اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔ بدمذہب لوگ صرف انہی آیات (جن میں ذاتی علم غیب کی نفی ہے) کا سہارا لے کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

علم غیب پر اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض نمبر ۱: علم غیب خدا کی صفت ہے اس میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔

جواب: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر علم غیب کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب جانتے ہیں۔

اعتراض نمبر۲: اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھایا؟

جواب: ایک یہودی نے زہر آلود بھنی ہوئی بکری حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے گوشت میں سے بازو لیا اور کچھ گوشت تناول فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی گوشت کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے ہاتھ اٹھالو اور اس یہودن کو بلا کر لاؤ۔ جب یہودن آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بکری کے گوشت میں تو نے زہر ملایا! تو وہ بولی آپ کو کس نے خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جو میرے ہاتھ میں بکری کا بازو (دستی) ہے اس نے مجھے بتایا وہ عورت کہنے لگی ہاں! میں نے کہا اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ گوشت آپ کو نقصان نہیں دے گا۔ آپ نے اس عورت کو معاف فرما دیا اور جن صحابہ کرام نے گوشت کھایا تھا وہ شہید ہو گئے۔ (مشکوٰۃ شریف) غور کریں کہ گوشت جانتا تھا کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے اور بقول معترض اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب کو اس کی خبر نہیں تھی (معاذ اللہ) حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم تھا کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے اور یہ بھی علم تھا کہ یہ مجھے کوئی کسی قسم کا نقصان نہ دے گا اور گوشت کھانے میں یہ حکمت تھی کہ اس یہودن کو پتہ چل جائے کہ میں اللہ کا سچا نبی ہوں اگر آپ گوشت تناول نہ فرماتے تو اس یہودن کو کیسے یقین ہوتا تھا؟ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل تھی کہ آپ یہ

گوشت تناول فرمالیں تا کہ بوقت ظاہری وصال اس کا اثر لوٹ آئے اور آپ کو شہادت کا مرتبہ بھی عطا فرمایا جائے۔

اعتراض نمبر ۳: منافقین دھوکے سے ستر (۷۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے گئے اور اُن کو شہید کر دیا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب تھا تو ستر صحابہ کو کیوں بھیجا؟

جواب: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب تھا کہ ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے شہادت لکھی ہوئی ہے اور ان کی شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ اس لئے آپ نے اُن صحابہ کو بھیجا جنہوں نے شہید ہونا تھا۔ جو معترض اعتراض کرتے ہیں وہ یہ بتائیں کہ بقول ان کے اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہیں تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی کیوں نازل نہیں فرمائی کہ اے پیارے محبوب (ﷺ) ان ستر صحابہ کو نہ بھیجنا یہ شہید ہو جائیں گے؟

اللہ تعالیٰ کے کئی انبیاء کرام کو اُن کی قوم نے ناحق شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتا ہے پھر اس نے اپنے انبیاء کرام کو ایسی قوموں کی طرف کیوں بھیجا؟ اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر اعتراض کرنے والو جواب دو؟

اعتراض ۴: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا جگہ جگہ تلاش کیا نہ ملا پھر اونٹ کے نیچے سے ہار برآمد ہوا۔ اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو آپ پہلے ہی بتا دیتے۔

جواب: بیان نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ علم نہ تھا۔ نہ بتانے میں بہت سی حکمتیں شامل تھیں۔ جو نبی آسمانوں کے ستاروں کی تعداد جانتا ہے، جو نبی اپنے تمام اُمتیوں کی نیکیوں کی تعداد جانتا ہے، وہ نبی اونٹ کے نیچے پڑے ہوئے ہار کو بھی جانتا ہے لیکن بتایا اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا یہ تھی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو اور مسلمان ہار کی تلاش میں رُک جائیں اور ظہر کا وقت آ جائے پھر مسلمانوں کو طہارت اور وضو کے لئے پانی کی ضرورت پڑے تو پانی میسر نہ ہونے پر اُمت محمدیہ کی بہتری اور آسانی کیلئے آیت تیمم نازل ہو۔ اگر اس وقت ہار کے بارے میں بتادیا جاتا تو آیت تیمم نازل نہ ہوتی۔

اعتراض نمبر۵: غار ثور میں سانپ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ڈس لیا اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو آپ پہلے بتادیتے۔

جواب: یہاں بھی نہ بتانے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔

نمبر۱: سانپ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا تھا۔

نمبر۲: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جاں نثاری کا صلہ ملنا تھا۔

نمبر۳: سانپ کے ڈسنے کی جگہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگا کر یہ معجزہ ظاہر فرمانا تھا کہ میرا لعاب دہن دافع بلا حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔

نمبر۴: بوقت وصال سانپ کے زہر کے اثر کی وجہ سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو شہادت کا مرتبہ ملنا تھا۔

اعتراض نمبر۶: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی تو آپ نے بغیر وحی کے کچھ نہ فرمایا۔ آپ وحی کے آنے سے پہلے پریشان رہے اگر علم غیب ہوتا تو آپ پریشان کیوں ہوتے؟

جواب: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر غلط تہمت لگائی گئی ہے۔ آپ کا اس بارے میں فوراً ارشاد نہ فرمانے میں یہ حکمت پوشیدہ تھی کہ آپ کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں آیات نازل فرمائے گا۔ اس سلسلہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمانِ مبارکہ ہے کہ "اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کی پاکیزگی بالیقین جانتا ہوں"۔

(بخاری شریف جلد۲، ص ۵۱۵)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس تہمت کی وجہ سے پریشان نہیں ہوئے بلکہ چند روز آپ نے انتظار فرمایا اور خاموشی اختیار کی صرف اس لئے کہ میری زوجہ مطہرہ کی پاکی کے متعلق خود خالق کائنات رب العالمین ارشاد فرمائے۔ اگر آیات کے نزول کا انتظار نہ فرمایا جاتا اور پہلے ہی اپنی زوجہ محترمہ کی پاک دامنی کا آپ اظہار فرما دیتے تو منافقین کہتے کہ اپنی اہل خانہ کی حمایت کی ہے اور مسلمانوں کو تہمت کے مسائل اور مقدمات کی تحقیق کے طریقہ کار کا پتہ نہ چلتا۔

اعتراض نمبر ۷: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بتانے سے آپ کو پتہ چلتا تھا۔ (معاذ اللہ)

جواب: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام الانبیاء ہیں۔ جہاں خدا کی خدائی ہے وہاں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے محتاج نہیں تھے بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے اُمتی اور خادم ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وحی لے کر آتے تھے۔ نظام قدرت کے تحت یہ سلسلہ جاری رہا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والو یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی طرف وحی بھیجنے کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا محتاج تھا؟ کیا وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود کلام نہیں کرسکتا تھا؟ اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ ماں باپ کے وسیلے کے بغیر اولاد عطا نہیں کرسکتا؟ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر ہر چیز کا مالک ومختار ہے لیکن ہر کام اس کے مقرر کردہ قانونِ قدرت کے مطابق ہوتا ہے۔ بے شمار احادیث مبارکہ ایسی ہیں جن

میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب کا اظہار فرمایا ہے ان میں سے دو حدیث مبارکہ بطور حوالہ پیش خدمت ہیں۔

نمبر ۱: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ہاں عمر کی" (نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں) میں نے عرض کیا کہ (میرے باپ حضرت) ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "عمر کی ساری نیکیاں ابو بکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔" (مشکوٰۃ شریف ج سوم باب مناقب ابوبکر)

آسمان کے ستارے کتنے ہیں یہ بھی غیب کی بات ہے اور جو شخص نیکیاں کرتا ہے اس کی نیکیاں کتنی ہیں یہ بھی غیب کی بات ہے اگر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عقیدہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تو کبھی ایسا سوال نہ کرتیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کرتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب سے جواب ارشاد فرمایا۔

نمبر ۲: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اِن دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں (بلکہ) ان میں ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خور تھا"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تازہ (سبز) شاخ منگوا کر اس کو درمیان سے چیر کر دونوں قبروں پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ

نے ایسا کیوں کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”یہ شاخیں جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی“۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ باب الاداب الخلاء پہلی فصل)

قبر کا معاملہ بالکل غیب اور پوشیدہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم دنیا میں کھڑے ہو کر عالم برزخ کی خبر دے رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کو عذاب کیوں ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ آپ نے بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب سے ارشاد فرمایا۔

قرآن پاک میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ (پارہ ۳، سورہ آل عمران)

اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یہ غیب کی باتیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے وحی کے ذریعے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ عطائی علم غیب سے بتاتے تھے۔

اسی طرح قرآن پاک میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام پر وحی نازل نہیں ہوئی کہ آپ یہ کام کریں بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ عطائی علم غیب سے سب کچھ کیا۔

اعتراض کرنے والے بدعقیدہ کتنے گستاخ ہیں کہ وہ ایک خادم اور اُمتی کو امام الانبیاء حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پر فضیلت دے رہے ہیں۔

(معاذ اللہ، استغفر اللہ)

اعتراض نمبر ۸: جس چیز کے بارے میں پتہ چل جائے وہ غیب نہیں رہتی۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کو کچھ بتایا تو وہ غیب نہ رہا۔

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے رسولوں میں سے جسے چن لوں اُسے غیب کا علم عطا فرماتا ہوں (پارہ ۲۹، آیت ۲۷)

ہر غیب کو ذاتی طور پر جاننے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی عطا سے اس کے پیارے محبوب امام الانبیاء بھی غیب جانتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں وہ ہم نہیں جانتے ہمارے لئے وہ غیب ہے۔ بقول منکرین جس چیز کے بارے پتہ چل جائے وہ غیب نہیں رہتی تو منکرو بتاؤ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتہ ہے وہ ہر چیز کو ذاتی طور پر جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے پاس بھی علم غیب نہ رہا؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے	یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

یاد رکھیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر ہمیشہ کفار اور منافقین نے اعتراضات کیے آج تک کسی صحیح العقیدہ امتی نے آپ کے علم غیب کا انکار نہیں کیا۔

عقائد و معمولات اہلسنت کی صداقت پر قرآن پاک سے مزید دلائل

أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ (پارہ ۳، سورہ آل عمران آیت ۴۹)

قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اختیار عطا فرمایا کہ آپ بے جان پرندکی صورت کو پھونک ماریں تو اس میں جان پڑ جائے۔ کوئی بیمار شخص آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ اس کی مشکل کشائی فرماتے۔ اُسے شفاء حاصل ہو جاتی۔ آپ غیب کی خبریں بتاتے اور آپ کو مُردے زندہ کرنے کا اختیار بھی حاصل تھا۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا گیا اور آپ قیامت کے نزدیک دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور ہمارے پیارے آقا حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر آپ کے اُمتی بنیں گے۔

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات و کمالات، علم غیب اور مشکل کشاء ہونے کا انکار کرنے والے بدمذہب منافق غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو کیسی شانیں عطا فرمائی ہیں؟ اگر سیدنا عیسیٰ روح اللہ کی یہ شان ہے تو پھر ہمارے پیارے آقا سیدنا حبیب اللہ، امام الانبیاء، مالک کُل باعث تخلیق کائنات، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مقام اور مرتبہ ہوگا۔ ع ...... سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حاضر و ناظر

قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا سے بحیاتِ حقیقی اپنی قبرِ انور میں زندہ اور حاضر و ناظر ہیں۔ آپ کی شان رحمۃ للعالمینی، نورانیت و روحانیت اور خداداد علم و تصرف کی تمام کائنات میں جلوہ گری ہے اور دنیا کا کوئی مقام کوئی شے آپ سے بعید و مخفی (پوشیدہ) نہیں ہے۔ آپ جب چاہیں، جہاں چاہیں جتنے مقامات پر چاہیں ایک وقت میں جلوہ افروز ہو سکتے ہیں۔ جیسے سورج ایک ہے اور پوری دنیا میں چمک رہا ہے اسی طرح آفتاب رسالت بھی پوری دنیا میں حاضر و ناظر ہے۔ ہر چیز آپ کے پیش نظر ہے۔ ملاحظہ ہو قرآن پاک میں ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (پ ۲۱، سورۃ الاحزاب، آیت ۶)

نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ
وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا (پ۲۲ الاحزاب، آیت ۴۵، ۴۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

حدیث شریف: میں تمہارا شہید و گواہ ہوں اور حوضِ کوثر تمہارا وعدہ ہے۔

اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا

اور بے شک اللہ کی قسم تحقیق میں ابھی اور اسی مقام سے اسے دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری شریف، ص ۱۲۷۹، ج ۲، مشکوٰۃ ص ۵۴۷)

☆ بحکم حدیث بخاری و مسلم اور مشکوٰۃ وغیرہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہر ملک اور ہر زمانہ کے مسلمان پر واجب و لازم ہے کہ وہ نماز میں بصیغہ خطاب و حاضر سرکار کے حضور میں اس طرح سلام عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں

(بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ، باب تشہد فی الاخرہ)

☆ تحقیق اللہ تعالیٰ نے (ہتھیلی کی طرح) تمام زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا اور مجھے زمین کے مشارق و مغارب کی رویت ہوئی۔

(مسلم شریف، کتاب الفتن واشراط الساعۃ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲)

قرآن وحدیث، کلمہ طیبہ، نماز میں سلام عرض کرنا، اذانوں میں آپ کا نام لیا جانا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ و حیات اور حاضر وناظر ہونے کا ثبوت ہے۔

حاضر و ناظر پر اعتراضات کے جوابات

اعتراض نمبر ۱: اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو آپ اُن کی موجودگی میں مصلے پر کھڑے ہو کر نماز کیوں پڑھاتے ہیں؟

اعتراض نمبر ۲: اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو آپ نے ہجرت کیوں فرمائی؟

اعتراض نمبر ۳: اگر آپ حاضر و ناظر ہیں تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کی باری کیوں مقرر فرمائی؟

اعتراض نمبر ۴: اگر آپ ہر جگہ حاضر و ناظر تھے تو قرآن پاک کی کچھ سورتیں مکی اور کچھ مدنی کیوں ہیں؟

اعتراض نمبر ۵: اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو معراج کیوں کرائی گئی؟

اعتراض نمبر ۶: ایک آدمی کہتا ہے کہ "دم بدم پڑھو درود حضرت بھی ہیں یہاں موجود" اور دوسرا کہتا ہے "جان کنی کے وقت آنا چہرہ انور دکھانا" ان دونوں میں کون سچا ہے؟

اعتراض نمبر ۷: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حاضر و ناظر ہیں تو آپ نظر کیوں نہیں آتے؟

جواب نمبر ۱: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری موجودگی میں حکم فرمایا کہ ابوبکر صدیق سے کہو کہ وہ میرے مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں۔

(بخاری شریف جلد ۱، ص ۹۸)

جواب نمبر ۲، ۳، ۴: حضور نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حالتیں ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی۔ ہجرت فرمانا، ازواج مطہرات کی باری

مقرر فرمانا اور قرآنی سورتوں کا مکی مدنی ہونا یہ جسمانی طور پر ہے۔ ورنہ روحانی طور پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت، رسالت، رحمت، علم اور فیضان ہر جگہ موجود حاضر وناظر ہے۔

جواب نمبر۵: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریمؐ نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورانیت وروحانیت کے اعتبار سے ہر جگہ حاضر وناظر ہیں۔ آپ ایک وقت میں بے شمار جگہ پر بمعہ جسم بھی حاضر وناظر ہو سکتے ہیں۔ آپ اپنی نورانیت وروحانیت سے ہر دور ونزدیک شئے کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وشوکت کو اور زیادہ بلند فرمانے کیلئے آپ کو جسمانی طور پر معراج کرائی۔ واقعہ معراج پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے۔

جواب نمبر۶: جو یہ کہتا ہے کہ "حضرت بھی ہیں یہاں موجود" اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت وروحانیت، نبوت، رسالت، رحمت، نور علم اور فیضان ہر جگہ موجود ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دم بدم درود شریف پڑھو۔ دوسرا جو یہ کہتا ہے کہ "یارسول اللہ جان کنی کے وقت آنا" اس کا یہ ایمان ہے کہ آپ کی نورانیت وروحانیت، نبوت ورسالت موجود ہے لیکن یارسول اللہ کرم فرمانا کہ جب میرا آخری وقت ہو تو آپ مجھے بمعہ جسم کے دیدار نصیب فرمانا۔

جواب نمبر۷: ضروری نہیں کہ جو چیز حاضر وناظر ہو وہ نظر بھی آئے۔ غور کریں کہ ہوا ہر جگہ ہے لیکن نظر نہیں آتی۔ انسانی جسم میں روح ہوتی ہے لیکن نظر نہیں آتی۔ خود ان بدمذہبوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر وناظر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کیوں نظر نہیں آتا؟ دنیا اور دنیاوی زندگی عالم اسباب ہے اس کیلئے جو احکام جاری کیے گئے ہیں ان کی پیروی لازم ہے۔ انہیں روحانی امور پر منطبق نہیں کیا جا سکتا۔

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کے حکم کے بغیر نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان، اور اللہ تعالیٰ کی عطاء کے بغیر کوئی کسی چیز کا ذاتی طور پر مالک و مختار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے شمار شانیں اور اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ خالق کائنات کا قرآن پاک میں ارشاد ہے

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی (مرضی اور چاہت) ہے۔ (سورۃ البقرہ، پارہ ۲، آیت ۱۴۴)

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

(سورہ البقرہ، پارہ ۲، آیت ۱۴۴)

اور انہیں (کفار و منافقین کو) کیا برا لگا یہی نا کہ اللہ و رسول نے انہیں (مسلمانوں کو) اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ (پ ۱۰، رکوع ۱۶، سورہ التوبہ آیت ۷۴)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ فَرَضَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا۔

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا

"اَکُلَّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال؟)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اس آدمی نے تین بار عرض کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ** اگر میں ہاں فرما دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ (مشکوۃ شریف، کتاب المناسک پہلی فصل)

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی (بخاری کتاب الجہاد والسیر و مسلم مشکوۃ کتاب العلم پہلی فصل)

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور میرے پاس خزانے ہیں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختار کل بنایا ہے۔ جس قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں یہ قبلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی اور چاہت کی وجہ سے ہی بنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو چاہیں جنتی فرما دیں، جس چیز کو چاہیں حلال فرما دیں اور جس کو چاہیں حرام قرار دے دیں۔ جس کو چاہیں فرض فرما دیں اور جس فرض سے چاہیں رخصت عنایت فرما دیں۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن و حدیث کی روشنی میں

اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں حیاتِ حقیقی (مع جسم) زندہ ہیں۔ قانون قدرت کے مطابق موت کا حکم آپ پر طاری ہوا اور آپ کو قبر انور میں اُتارا گیا قانونِ قدرت پورا ہونے کے بعد آپ اسی طرح مع جسم زندہ و سلامت ہیں۔

قرآن پاک: **اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ**

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔

(پ ۲۱، رکوع ۱۷، سورہ الاحزاب، آیت ٦)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ۵، سورہ النساء، آیت ۶۴)

حدیث شریف: حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو، کیونکہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور بے شک جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کردیا جاتا ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا'' کیا وفات کے بعد بھی؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' ہاں وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کردیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق بھی دیا جاتا ہے''۔ (ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹، مشکوۃ شریف کتاب الصلوۃ باب الجمعہ)

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' اللہ کے سارے نبی زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں''۔ (مسند ابو یعلی موصلی جلد ۶، ص ۱۴۷، شفاء السقام ص ۱۷۹، فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد ۱، ص ۳۲۹) سیدی اعلیٰ حضرت کیا خوب عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

> انبیاء کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
> پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے

آج کل اگر کسی کو مسلمان کرنا ہو تو ہم اُسے کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے ہیں۔

کلمہ طیبہ کا ترجمہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں"۔
لفظ "ہیں" ہمیشہ زندہ و موجود کیلئے آتا ہے، مردہ کیلئے نہیں آتا۔ پانچ وقت نمازوں میں بھی زندہ و حاضر و ناظر نبی ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا جاتا ہے۔
"اے نبی (ﷺ) آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں"۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر معاذ اللہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ نہیں ہیں تو کلمہ شریف، نماز، اذان وغیرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں پکارا جاتا ہے؟

شہید کے بارے میں قرآن پاک میں آتا ہے کہ شہید زندہ ہے اُسے مردہ گمان بھی نہ کرو۔ کیا شہید کو موت نہیں آتی؟ کیا اُس کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا؟ کیا اُسے قبر میں دفن نہیں کیا جاتا؟ سب کچھ ہونے کے باوجود قرآن پاک کا حکم ہے کہ اُسے مردہ نہ کہو وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہے اور اُسے روزی دی جاتی ہے۔ لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ (پارہ ۴، آل عمران آیت ۱۶۹)

جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا ایک عام اُمتی شہید ہونے کے بعد زندہ ہے تو اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا عالم کیا ہوگا؟ جہاں خدا کی خدائی ہے وہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہی ہے۔ آپ کی نبوت و رسالت کا دور کبھی ختم نہیں ہوگا۔ قیامت تک کلمہ، اذان، نماز (وغیرہ) میں آپ کے نام کا سکہ جاری رہے گا۔ جو بدبخت بدعقیدہ آپ کی حیات مبارکہ کا انکار کرتا ہے وہ قرآن و احادیث مبارکہ کا منکر ہے۔ وہ کلمہ، اذان، نماز میں آپ کا نام لینا چھوڑ دے یا اپنے غلط عقیدہ سے توبہ کر لے۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

شفاعت کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عطا سے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن (اللہ تعالیٰ) نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔ (پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۰۹)

☆ **لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا۔**

لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس اقرار کر رکھا ہے۔
(پارہ ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۸۷)

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا

اور رسول (ﷺ) ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ (عزوجل) کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پارہ ۵، سورۃ نساء، آیت ۶۴)

احادیث مبارکہ: حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کا سردار ہوں گا سب سے پہلے میں اپنی قبر انور سے نکلوں گا سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم شریف، کتاب الفضائل، مشکوٰۃ شریف، کتاب الفتن)

◈ میری شفاعت میری اُمت میں ان کیلئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔
(مشکوٰۃ شریف، باب الفتن، باب الحوض والشفاعۃ دوسری فصل، ترمذی، ابن ماجہ)

◈ میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے فرمائے گا "اے محمد (ﷺ) کیا تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا "اے میرے رب میں راضی ہوا"۔ (در منثور، روح البیان)

سب سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔ اس کے بعد دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیاء کرام، قرآنِ پاک، علمائے کرام، شہداء، رمضان المبارک، حجرِ اسود اور مسلمانوں کے نابالغ بچے (وغیرہ) بھی شفاعت کریں گے۔

یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ہر صحیح العقیدہ گنہگار اُمتی کی شفاعت فرما کر اُسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

> مجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
> پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ تیرا گمان ہے

ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر قید زمان ومکاں ہر وقت ہر جگہ لفظ یا سے پکارنا، ندا کرنا، یارسول اللہ، یا حبیب اللہ کہنا جائز ومستحب ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ، یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ ، یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ، یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۶۳)

رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

حدیث شریف: **یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللہ** صحیح مسلم ص ۴۱۹، جلد ۲

☆ امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فرمایا "دو موتیں نہ آئیں گی"، یعنی آپ نے موت کا ذائقہ چکھا وہ ہوگیا اس کے بعد حیات ہے۔ حیات کے بعد پھر موت نہیں آئے گی جیسا کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ** ۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۹، جلاء الافہام ابن قیم)

☆ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرانور پر حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنی اُمت کیلئے بارش طلب فرمائیں۔ تحقیق وہ ہلاک ہوگئے۔ اس کے بعد حضور نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو خواب میں زیارت عطا فرمائی اور فرمایا کہ عمر کو میرا اسلام کہنا اور خوشخبری دو بارش ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ (از: امام محدث ابوبکر عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اُستاذ امام مسلم وبخاری) جلد نمبر ۱۲، ص ۳۲ کتاب الفضائل، فتح الباری شرح بخاری جلد ۲، ص ۴۹۵ نیز فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ روضہ مبارک پر لے جا کر رکھ دیا گیا اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی "السلام علیک یارسول اللہ" یہ ابوبکر صدیق ہیں اجازت چاہتے ہیں۔ (آپ کے پاس دفن ہونے کی) پھر اس کے بعد دروازہ مبارک کھل گیا اور آواز آئی

اُدْخُلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی حَبِیْبِہٖ

(خصائص الکبریٰ محدث جلال الدین سیوطی، تفسیر کبیر ص ۴۷۸، جلد ۵)

حضور نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد سیدنا عبداللہ بن سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوا تو انہوں نے پکارا یا محمد (ﷺ)

حضرت سیدنا خالد بن ولید نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کے وقت فرمایا

بِشَعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ یَا مُحَمَّدَاہ (ﷺ)

فتوح الشام ص ۱۶۰، ج ۱، ابن کثیر نے البدایہ ص ۳۲۴ جلد ۶ میں لکھا ہے۔

کَانَ شِعَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ یَا مُحَمَّدَاہ (ﷺ)

حضرت عبیدہ بن الجراح کی قیادت میں حلب میں لڑنے والے اسلامی لشکر نے کہا

"یَا مُحَمَّدَ یَا مُحَمَّدَ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِل" (تاریخ فتوح الشام، ج ۱)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(الشفاء شریف جلد دوم، ص ۵۳)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کا قدم مبارک سن ہوا تو انہوں نے پکارا

"یَا مُحَمَّد" (صلی اللہ علیہ وسلم)

(تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۲، شوکانی، الداء والدواء ص ۲۷، صدیق حسن خان)

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لفظ یا سے ندا کرنا، دور سے یا نزدیک سے پکارنا جائز ہے، ان کی ظاہری زندگی میں بھی اور وصال کے بعد بھی، ہر طرح جائز اور باعث برکت ہے۔ قرآن وحدیث عمل صحابہ اور ہر نمازی کا نماز میں سلام عرض کرنا یہ روشن دلیلیں موجود ہیں۔ بد عقیدہ لوگ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ لفظ یا سے پکارنے والے پر شرک کا فتویٰ لگتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سے ندا فرماتا ہے صحابہ کرام آپ کی ظاہری زندگی میں بھی اور وصال کے بعد بھی یا سے پکارتے رہے۔ ان کے بارے میں بد مذہبوں کا کیا عقیدہ ہے۔ ان پر کیا فتویٰ لگے گا۔

> عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے ...... یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
> غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل ...... یارسول اللہ کی کثرت کیجیے

مزید حوالہ جات: حضرت عثمان بن حنیف کی حدیث میں آیا ہے **"یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ"** یعنی یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ بیہقی اور جزری نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص ۲۴ (عربی)، نشر الطیب ص ۲۷۶)

☆ ایک روایت میں ہے یارسول اللہ انی توجہت بک الی ربی یعنی یارسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں"۔

(ہدیۃ المہدی (عربی) ص ۲۳، مولوی وحید الزمان وہابی)

◈ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آسمان سے میں نے یہ آواز سنی "یا محمداہ" (ﷺ)

(الشمامۃ العنبریہ ص ۱۱۳، صدیق حسن بھوپالوی)

◈ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مناسک میں لکھا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تو اتنا ہی کہتے تھے "السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یا ابابکر، السلام علیک یا ابتاہ"۔ (فضائل حج ص ۹۱، زکریا سہارنپوری دیوبندی)

◈ جو عوام الناس کہتے ہیں یعنی یارسول اللہ یا علی، یا غوث تو ان کی ندا سے ان پر شرک کا حکم نہیں دیا جائے گا اور کیسے دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ حضور ﷺ نے بدر کے مقتولوں کو فلاں بن فلاں کہتے ہوئے پکارا تھا۔ اور حضرت عثمان بن حنیف کی حدیث میں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ بھی آئے ہیں اور ایک حدیث میں یارسول اللہ کا لفظ بھی ہے"۔ (ہدیۃ المہدی (اردو) ص ۵۱، ۵۰)

◈ صلوٰۃ وسلام کے الفاظ میں تنگی نہیں ہے ادب شرط ہے۔ چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر شریف پر سلام اس طرح پڑھا ہے "السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا نبی اللہ، السلام علیک یا حبیب اللہ، السلام علیک یا احمد ﷺ، السلام علیک یا محمد ﷺ۔ (الصلوٰۃ والسلام ص ۱۲۶، فردوس شاہ قصوری وہابی)

◈ تفسیر ابن کثیر ومدارک میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے کو روتے اور سر پر خاک ڈالتے ہوئے قبر شریف پر گرا دیا اور کہا

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں۔ قبر مبارک سے آواز آئی "کہ تجھ کو بخش دیا گیا ہے"۔ (نشر الطیب ص ۲۷۹، فضائل حج ص ۲۵۴)

(اشرف علی تھانوی نے کہا) اس بندہ نے آپ کو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستغیث ہو کر اور اُمید کی چیزوں کا اُمیدوار ہو کر پکارا ہے"۔ (نشر الطیب ص ۲۷۹)

جب روم کے بادشاہ نے مجاہدین اسلام کو عیسائیت کی ترغیب دی تو انہوں نے بوقت شہادت "یا محمداہ" (ﷺ) کا نعرہ لگایا جیسا کہ ہمارے اصحاب میں سے ابن جوزی نے روایت کیا۔ (ہدیۃ المہدی، نواب وحید الزمان حیدر آبادی)

غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا "دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ درود غوثیہ پڑھو پھر گیارہ بار یہ درود وسلام پڑھو

اَغِثْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

(کتاب غوث اعظم ص ۴۳، احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی)

صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کا قول "السلام علیک ایہا النبی" بغیر کسی اعتراض کے ثابت ہے اور حضور ﷺ کا یہ قول "یا ابراہیم" اپنے مردہ فرزند کو ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت حسان کا فرمان

"**وَجَاهُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاه**" (یا حرف محبت ص ۹۴)

حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ (علیہم السلام) نے آپ کو بایں الفاظ سلام کیا

"**اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ**" (کتاب معراج مصطفےٰ ص ۱۲، مولوی محمد علی جانباز وہابی)

فضائل اعمال میں لکھا ہے: زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسول خدا (ﷺ) نگاہ کرم فرمایئے اے ختم المرسلین (ﷺ) رحم فرمایئے"۔ (اسعد اللہ دیوبندی)

درود و سلام — الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اذان سے پہلے، اذان کے بعد، نماز کے بعد ہر وقت صلوٰۃ وسلام بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنا جائز ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس میں کسی وقت، جگہ یا کسی خاص صیغہ سے پڑھنے کی پابندی نہیں لگائی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور شجر وحجر پڑھتے تھے "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ"

(سیرۃ الحلبیہ ص ۲۹۳، جلد ۳، معارج النبوۃ ص ۶۷۷، جلد ۳، ابوداؤد شریف ص ۲۵۱، ۲۲۶، حزب الصلوٰۃ والسلام محمد ہاشم دیوبندی، فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۵، جلد ۹)

صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی صیغہ خطاب سے صلوٰۃ وسلام دربار رسالت میں عرض کرتے تھے۔ (نسیم الریاض، شفا شریف جلد ۳، ص ۴۵۴)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

(سیرۃ حلبیہ ص ۲۲۳)۔ یہی روایت السلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ کے ساتھ مشکوٰۃ شریف میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھتے تھے۔ (ماہنامہ حرمین اہلحدیث جہلم جنوری ۱۹۹۲ء) صحابہ کرام سے جو مختصر درود و سلام مروی ہے وہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" ہی ہے۔ (حزب الصلوٰۃ والسلام ص ۱۵۲ تا ۱۶۹، مولوی محمد ہاشم دیوبندی، معارف القرآن مفتی محمد شفیع دیوبندی)

کچھ بدعقیدہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ صرف درودِ ابراہیمی پڑھنا چاہیئے۔ لیکن یہ خود دو مرتبہ درودِ ابراہیمی کے منکر ہیں۔ درودِ ابراہیمی (نماز والے درود) میں آل ابراہیم اور آل محمد پر درود بھیجا جاتا ہے۔ آل ابراہیم میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین شامل ہیں اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں حضور نبی پاک کے نواسے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ جو بدعقیدہ لوگ نہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کو مسلمان مانتے ہیں اور نہ ہی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حق پر تسلیم کرتے ہیں تو پھر ان کو درودِ ابراہیمی پڑھنے کا کیا فائدہ ہوگا۔ اگر یہ نماز والا درود افضل اور بہتر ہے تو نماز والے سلام پر کیوں ایمان نہیں ہے۔ نماز میں زندہ و حیات نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں السلام علیک ایھا النبی حرفِ ندا کے ساتھ سلام عرض کیا جاتا ہے۔

مزید حوالہ جات: (۱) ہمارے بزرگانِ دین اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھنا مستحب جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا حکم دیتے ہیں۔ (الشہاب ثاقب ص ۶۵)

(۲) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (امداد المشتاق ص ۵۹، از اشرف علی تھانوی)

(۳) مولوی خلیل احمد دیوبندی کو صاحب التاج والمعراج ﷺ کی زیارت ہوئی حضور علیہ السلام کو دیکھتے ہی مولوی صاحب اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے لگے۔ (تذکرہ خلیل ص ۲۲۳، عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی)

(۴) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۳۲: از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

(۵) تین بار اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھے۔

(ضیاء القلوب ص ۱۵، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

(۶) روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر بصیغہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ سلام پیش کرنا جائز ہے۔ (خیر الفتاوی ج ۱ ص ۱۸۰ خیر محمد جالندھری دیوبندی)

(۷) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھے تو زیادہ اچھا ہے۔

(فضائل اعمال مطبوعہ لاہور ص ۶۴۶ مولوی ذکریا سہارن پوری)

(۸) نداء درود وسلام کے ساتھ صلی اللہ علیک یارسول اللہ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ بصورت حدیث کی رُو سے جائز ہے۔

(شبیر احمد دیوبندی یا حرف محبت ص ۶)

(۹) گرمی سے بچنے کا نسخہ مولوی اسحاق علی کانپوری کیلئے: کہ "جب سانس اندر جائے تو صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد ﷺ اور جب سانس باہر آئے تو صلی اللہ علیک وسلم زبان تالو سے لگا کر خیال سے کہا کرو"۔ (یا حرف محبت ص ۶۳)

(۱۰) اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ

بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یارسول اللہ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ الله کے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ الله اسی طرح آخر تک سلام کے ساتھ "الصلوٰۃ" کا لفظ بھی بڑھائے تو زیادہ اچھا ہے۔
(فضائل درود شریف ص ۲۵، زکریا سہارنپوری دیوبندی)

(۱۱) اس ناپاک اور ناکارہ کے خیال میں روضہ اقدس پر نہایت خشوع و خضوع و سکون و وقار سے ستر مرتبہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله ہر حاضری کے وقت پڑھ لیا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ (فضائل حج مولوی زکریا سہارنپوری دیوبندی)

(۱۲) روضۂ رسول ﷺ پر خشوع و خضوع اور ادب کے ساتھ پڑھے۔
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ الله، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الله۔
(فضائل درود شریف ص ۲۳، از مولوی زکریا سہارنپوری)

(۱۳) ہم اور ہمارے اکابر اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر درود کے الفاظ ہیں"۔ (درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ ص ۷۵، سرفراز گکھڑوی دیوبندی)

(۱۴) یوں جی چاہتا ہے کہ درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

(شکر النعمہ بذکر الرحمۃ الرحمہ ص ۱۸، اشرف علی تھانوی)

(۱۵) گجرات روزنامہ ڈاک ۱۸، ۲۰ نومبر ۲۰۰۲ء: دیوبندی مکتب فکر کے نامور عالم ضیاء اللہ بخاری نے درس قرآن میں کہا کہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله کہنا جائز ہے۔ لیکن اسے اذان کا حصہ نہ بنایا جائے۔

(۱۶) عاشق الٰہی دیوبندی نے اپنی کتاب طریقہ حج وغیرہ صفحہ نمبر ۱۵۱ پر لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نماز کے ضروری مسائل

نماز ادا کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ طہارت و پاکیزگی حاصل کی جائے، اچھی طرح وضو کیا جائے، اگر کسی پر غسل واجب ہو تو اُسے جلد غسل کر لینا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بدن سے نجاست کو دور کریں۔ پھر وضو کریں، کلی اور غرارہ کریں، ناک میں پانی ڈال کر نرم ہڈی تک اوپر کھینچیں پھر سارے بدن پر اس طرح پانی بہائیں کہ ایک بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ جرابوں پر مسح کرنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر چمڑے کے موزے ہوں تو ان پر مسح ہو سکتا ہے۔ شلوار کو اوپر کر کے ٹخنے ننگے کر لیں، شلوار کو بل دے کر اوپر نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اسی حالت میں اوپر کر لیں کلائی پر اگر لوہے کے چین والی گھڑی ہو تو اُسے اُتار دیں چادر، رومال یا مفلر ہو تو اُسے سر کے اوپر اوڑھیں۔ چادر، رومال یا مفلر اگر کندھوں پر ہو (دائیں بائیں لٹک رہا ہو) تو اس سے نماز صحیح ادا نہیں ہو گی۔ سر پر عمامہ شریف یا کم از کم ٹوپی ضرور ہو کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو، نیت کر کے نماز شروع کر لیں اور ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں رکوع کرتے وقت پشت اور سر برابر ہوں، نماز پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ نماز کے ہر رکن کو اطمینان سے ادا کیا جائے۔ بے توجہی سے نماز ادا کرنا، نماز کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ سجدہ میں ناک اور پیشانی کو جما کر لگانا چاہیے یہاں تک کہ زمین کی سختی محسوس ہو اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو دبا کر لگانا چاہیے۔ ورنہ سجدہ صحیح نہیں ہوگا اور

نماز ادا نہیں ہوگی۔ نماز با جماعت ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر رکن میں امام کی اتباع کی جائے۔ کسی رکن میں بھی امام سے سبقت نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر تکبیر تحریمہ میں مقتدی نے امام سے سبقت کی تو اُس کی نماز نہیں ہوگی۔ اگر امام رکوع سے اُٹھ رہا ہو تو مقتدی رکوع میں جا رہا ہو تو اس صورت میں بھی نماز نہیں ہوگی۔ اگر مقتدی نیت کرنے کے بعد (امام کے ساتھ) بغیر قیام کے فوراً رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ چار فرضوں والی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھی جائے گی اور آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف (سورہ فاتحہ) پڑھی جائے گی۔ نماز مغرب کے تین فرضوں میں تیسری رکعت میں بھی صرف الحمد شریف پڑھی جائے گی۔ ظہر کی پہلی چار سنتوں میں چاروں رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھی جاتی ہے۔ لیکن دو رکعتوں کے بعد التحیات "عبدہ ورسولہ" تک پڑھی جائے گی۔ اسی طرح جمعہ شریف میں دو فرضوں سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی اور سورۃ ملائی جاتی ہے اور دو رکعتوں کے بعد التحیات "عبدہ ورسولہ" تک پڑھی جائے گی۔ عصر، عشاء کی پہلی چار سنتیں جنہیں غیر مؤکدہ سنتیں کہتے ہیں چاروں رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی اور سورۃ ملا کر پڑھنی ہیں اور دو رکعتوں کے بعد التحیات پوری آخر تک پڑھی جائے گی اور تیسری رکعت پھر ثناء سے شروع کی جائے گی۔ نماز عشاء کے تین وتروں میں تینوں رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھیں اور تیسری رکعت میں رکوع جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھیں۔

مسافر کی نماز

ستاون (۵۷) میل تین فرلانگ۔ تقریباً ۹۲ کلو میٹر یا اس سے زائد سفر ہو تو قصر نماز پڑھی جائے گی۔ ظہر، عصر اور عشاء کے دو دو فرض پڑھے جائیں گے

فجر، مغرب کی نماز اور باقی سنتیں، وتر، نفل اسی طرح پورے ہی پڑھے جائیں گے۔ اگر مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز باجماعت ادا کرے تو چار فرض ہی پڑھے گا اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی قصر نماز شروع ہو جاتی ہے پھر جب مسافر اپنے شہر کی حدود میں واپس آئے گا تو اب نماز کے وقت پر پوری نماز ادا کرے گا۔ مسافر اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کرے تو پھر وہاں پوری نماز ادا کرے گا۔

بعد نماز بلند آواز سے ذکر کرنا

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو۔ (پارہ ۵، رکوع ۱۲، سورہ النسا آیت نمبر ۱۰۳)

حدیث شریف: حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ ۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانِ برکت نشان میں جاری تھا۔ (مسلم شریف) قرآن و احادیث سے ثابت ہوا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت ہے۔

فاتحہ خلف الامام

قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(پارہ ۹، رکوع ۱۴ سورہ الانفال آیت نمبر ۲۰۴)

احادیث مبارکہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

(نسائی ج ۱ ص ۱۴۶، ابن ماجہ ص ۶۱، مشکوٰۃ ص ۸۱)

☆ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت (ہی) مقتدی کی قرأت ہے۔

(ابن ماجہ ص ۶۱، مصنف ابن شیبہ ج ۱ ص ۳۱۴)

☆ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسے کافی ہے"۔ (موطا امام مالک ص ۶۸)

☆ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی مگر امام کے پیچھے ہو تو (بغیر فاتحہ) ہو جائے گی۔ (موطا امام مالک، ترمذی، طحاوی)

قرآن واحادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ جب مقتدی امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو کسی نماز کی کسی رکعت میں مقتدی نے سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) نہیں پڑھنی بلکہ خاموش کھڑے رہنا ہے۔

نماز میں رفع یدین کی ممانعت

قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں پہلے رفع یدین فرماتے تھے لیکن بعد میں آپ نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا اور نماز میں بار بار رفع یدین کرنے سے آپ نے منع فرمایا ہے

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ (پارہ ۲۸، سورہ الحشر، آیت ۷)

حدیث شریف: حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں رفع الیدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ جیسے سرکش گھوڑے دُم ہلاتے ہیں۔ نماز میں سکون سے رہو۔

(صحیح مسلم جلد ۱، ص ۱۸۱، سنن نسائی جلد ۱، ص ۱۷۶، ابوداؤد جلد ۱، ص ۱۴۳، سنن الکبریٰ جلد ۲، ص ۱۸۱، ابن حبان جلد ۳، ص ۱۷۸، المعجم الکبیر جلد ۲، ص ۲۰۲)

✪ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نماز شروع فرمانے کیلئے تکبیر کہتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لَو کے قریب ہو جاتے۔ پھر پوری نماز میں رفع یدین نہ فرماتے۔ (طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۳۶، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۶، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۷۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز جیسی نماز نہ پڑھوں! پس آپ نے نماز پڑھی تو صرف ایک بار (شروع نماز میں) ہاتھ اٹھائے۔ یعنی شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہ فرمایا۔ یہ دیکھ کر کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

(نسائی ج ۱ ص ۱۴۱، ابوداؤد، ترمذی ج ۱ ص ۳۵)

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے دیکھا اور وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتا تھا تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو بے شک یہ ایسا فعل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے کیا بعد میں چھوڑ دیا۔ عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۷۳ (نہایہ) علامہ بدر الدین عینی شارح بخاری فرماتے ہیں "رفع یدین شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا"۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے نماز میں رفع یدین فرمایا پھر بعد میں چھوڑ دیا۔ غیر مقلد صرف رفع یدین کرنے والی احادیث پیش کریں گے لیکن یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخر وقت تک رفع یدین کیا ہو۔ جس چیز سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا ہو اس سے باز رہنا چاہیے تا کہ نافرمانی نہ ہو۔

بیس رکعت تراویح

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ عزوجل کا حکم مانا۔

(پ ۵ سورہ النساء آیت نمبر ۸۰)

احادیث مبارکہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم (ﷺ) رمضان شریف میں ہمیشہ بیس رکعت (تراویح) پڑھتے تھے وتر کے علاوہ (طبرانی، بیہقی ج ۲ ص ۴۹۶، مصنف ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۴)

حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ "ہم (صحابہ) حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

(بیہقی معرفۃ السنن بسند صحیح، آثار السنن ص ۵۵)

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ

لوگوں کو پانچ ترویحے، بیس رکعتیں پڑھاؤ اور حضرت علی انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

(سنن کبریٰ، بیہقی ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھتے تھے

(عمدۃ القاری شرح بخاری)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ الباری شرح نقایہ میں فرماتے ہیں کہ بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اجماع ہے کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی، صحابہ کرام اور سارے مسلمان سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ ثابت ہوا کہ بیس رکعت تراویح پڑھنا یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنت صحابہ اور اجماع اُمت ہے۔ اس کی مخالفت اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی ہے۔

پاکستانی نجدی غور کریں کہ آج بھی عرب شریف، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بیس رکعت تراویح پڑھائی جاتی ہیں۔

دعا بعد نماز جنازہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرنا، بخشش و مغفرت طلب کرنا، اپنے لئے یا کسی دوسرے مسلمان بھائی کیلئے جنازہ سے پہلے یا بعد جائز ہے۔ اس میں کسی مخصوص وقت یا جگہ کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۞

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(سورہ غافر/المومن، آلایہ ۶۰، پارہ ۲۴، رکوع ۱۱)

آیت نمبر ۲: أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۞

دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۸۶، رکوع ۷)

حدیث مبارکہ: اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ ۝

جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ لو تو اس کیلئے خاص دعا مانگو۔

(ابن ماجہ ص ۱۰۹، مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۶، ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۱۰۰)

نمازِ جنازہ کے بعد مسلمان مل کر اپنے فوت شدہ بھائی کیلئے دعا مغفرت کرتے ہیں اگر کوئی شخص گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی نیک بندے کی دعا کے صدقے اُس کی بخشش و مغفرت فرما دیتا ہے۔ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا' قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ جو بدعقیدہ لوگ نماز جنازہ کے بعد دعا کے منکر ہیں اُن کو غور کرنا چاہیئے کہ حدیث مبارکہ میں ہے: مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

(ابن ماجہ ص ۲۸۰، ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

ثابت ہوا کہ ہم نماز جنازہ کے بعد دعا مانگ کر رحمت و بخشش حاصل کرتے ہیں۔ اور منکرین انکار کر کے اپنے لئے اور اپنے فوت شدہ کیلئے اللہ کا غضب حاصل کرتے ہیں۔

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا

ایصالِ ثواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ فوت شدہ کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔

(پارہ ۸، رکوع ۱، سورہ الانعام، ۱۱۸)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے اور جب اس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو دعا کا پہنچنا اس کو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر و رحمت عطا کرتا ہے اور بے شک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ ان کیلئے بخشش (کی دعا) مانگی جائے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۵)

فوت شدہ کو ایصال ثواب کرنے کا ثبوت

حدیث شریف: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا "یا رسول اللہ (ﷺ) میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کیلئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا "پانی" تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کیلئے ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ نسائی، جلد۲، ص ۱۳۲، مشکوٰۃ شریف فضل الصدقہ، دوسری فصل)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہو گئیں تو انہوں نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور میں ان کے پاس موجود نہیں تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا انہیں اس کا فائدہ ہو گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہاں"۔ حضرت سعد نے عرض کیا "میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے"۔

(بخاری شریف، کتاب الوصایا، ترمذی، ابواب الزکوٰۃ، سنن نسائی، کتاب الوصایا)

کھانا سامنے رکھ کر قرآن پاک پڑھنے کا ثبوت

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس کے گھر میں ہر شے سے برکت ختم ہو گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو آیت الکرسی سے کہاں غافل رہا تو جس کھانے اور سالن پر آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کھانے اور سالن میں برکت بڑھا دے گا۔

(تفسیر در منثور، جلد اوّل، ص ۳۲۳، از علامہ جلال الدین سیوطی)

کھانے پر ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت

سرکار دو عالم مختار کل مالک دو جہاں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے کھانا آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے نورانی ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔ ”اے اللہ (عزوجل) سعد بن عبادہ کے گھر والوں کو رحمت اور برکت عطا فرما“۔ اس کے بعد آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ (ابوداؤد)

نیک کام کیلئے دن مقرر کرنے کا ثبوت

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر مسجد قباء میں تشریف لے جاتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(بخاری شریف، جلد اوّل، ص ۱۵۱، مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب الموعظۃ ساعۃ بعد ساعۃ، مشکوٰۃ، کتاب العلم پہلی فصل)

واضح ہو کہ گیارھویں شریف، ختم شریف، قل، دسواں، چالیسواں وغیرہ یہ سب ایصال ثواب کرنے کے طریقے ہیں ان کا مقصد صرف ایصال ثواب ہے۔

فوت شدہ کو ایصال ثواب کرنا، کھانا سامنے رکھ کر قرآن پاک پڑھنا، کھانے پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا یہ سب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے الحمد اللہ اہلسنّت و جماعت کا یہی طریقہ ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر تلاوت قرآن پاک اور ذکر و اذکار کرنے کے بعد اس کا ثواب اپنے فوت شدہ کو بخشتے ہیں۔

کچھ بدعقیدہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ

وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۷۳)

جس چیز پر اللہ کے علاوہ (غیر اللہ) کا نام لیا جائے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔

بقول ان (بدعقیدہ) کے ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے تو غور فرمائیں کہ اب دنیا میں کون سی چیز حلال رہے گی۔ یہ خود غیر اللہ ہیں ان پر اللہ کا نام نہیں آتا، ان کے بیوی بچوں پر، ان کے مکانوں پر، ان کے مدرسوں پر بلکہ ان کی پوری جماعت پر غیر اللہ کا نام آتا ہے تو یہ سب کے سب (بقول اپنے عقیدہ کے) حرام ہیں؟

اس آیت کا اصل مقصد یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت اگر غیر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ جانور حرام ہو جائے گا۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنّت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حقیقی مددگار اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اُس کی عطا سے نبی، ولی اور مومنین بھی مدد کر سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا تمہارے دوست (مددگار) نہیں مگر اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والے (پارہ ۶، ع ۱۲، سورہ المائدہ، آیت ۵۵)

☆ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ۔ تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے (مددگار ہیں) اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پارہ ۲۸، ع ۱۹، سورہ التحریم، آیت ۴)

☆ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ۝ اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت سیدنا ذوالقرنین (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے امتیوں سے مدد طلب کی فرمایا "فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ تو میری مدد طاقت سے کرو"۔ (پ ۱۶، ع ۲، سورہ الکہف، آیت ۹۵)

☆ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ۝ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ۝ (حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) بولے کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

(پارہ ۳، ع ۱۲، سورہ آل عمران، آیت ۵۲)

احادیث مبارکہ: جس (مسلمان) نے میرے کسی اُمتی کی (جائز) حاجت کو پورا کیا اور وہ اس مسلمان کی حاجت پوری کر کے اُس کو خوش کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یقیناً اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الآداب باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، تیسری فصل)

☆ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی حاجت روائی کیلئے مقرر کیا ہے لوگ اپنی حاجتیں پوری کروانے کیلئے بے قرار ہو کر ان کی

طرف جاتے ہیں۔ وہ (حاجت روا بندے) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امن میں ہوتے ہیں۔ (الجامع الصغیر)

☆ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی مددگار ہیں“۔

(مشکوۃ کتاب الفتن باب مناقب علی ابن ابی طالب دوسری فصل، احمد فی مسندہ، ترمذی)

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی مسلمانوں کے مددگار ہیں۔

کچھ بدمذہبوں کا یہ عقیدہ ہے کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک و بدعت ہے۔ کہتے ہیں کہ حاجت روا، مشکل کشا صرف ذات خدا ہے صرف اور صرف یا اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت ہے۔ یہ لوگ اگر اپنے عقیدہ پر سچے ہیں تو ان کو چاہئے کہ دین و دنیا کے کسی کام میں غیر اللہ سے مدد نہ لیں (کھانے پکانے، رہنے سہنے، کاروبار کرنے، سفر پر جانے کیلئے گاڑی سے مدد نہ لیں، کپڑے پہننے ہوں تو درزی سے مدد نہ لیں، بازار سے کسی دوکاندار کی مدد سے کوئی چیز نہ خریدیں، کوئی مولوی اپنے ساتھ باڈی گارڈ نہ رکھے وغیرہ) صرف اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں کہ یا اللہ ہم صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، تو ہی ہماری ہر حاجت کو پورا فرما۔ لیکن یہ بدمذہب ایسا نہیں کرتے یہ خود دن رات ہر وقت غیر اللہ سے مدد لے کر کام کرتے اور کرواتے ہیں۔ اور شرک و بدعت کے فتوے ہم پر لگاتے ہیں۔ بدمذہبو! بتاؤ اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک و بدعت ہے تو اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے قرآن و احادیث مبارکہ میں کیوں ایک دوسرے کی مدد کا حکم دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (پارہ ۶، ع ۵، سورہ المائدہ، آیت ۲)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں، رسولوں سے فرمایا ”تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پارہ ۳، ع ۱۷، سورہ آل عمران، آیت ۸۱)

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت ذوالقرنین نے غیر اللہ سے مدد مانگی۔ اسی طرح حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے مدد مانگی۔ حقیقت میں شرک و بدعت کے جھوٹے فتوے لگانے والے ان بدمذہبوں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

☆ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔
(پارہ ۳، ع ۵، سورۃ البقرہ، آیت ۲۷۰)

☆ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۝ اور جسے گمراہ کرے (اللہ عزوجل) تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی (مددگار) راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فرماتے ہیں:

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

بدعت کیا ہے؟

قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر وہ کام بدعت و گمراہی ہے جو دین مصطفےٰ اور سنت مصطفےٰ کے خلاف ہو۔ قرآن پاک:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ (پارہ ۲۸، سورہ الحشر، آیت ۷)

حدیث شریف: جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

(مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ پہلی فصل)

حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرنا ہر حال ہر زمانہ میں واجب ہے۔ آپ کے کسی حکم کی مخالفت کسی حال کسی زمانے میں بھی جائز نہیں ہے۔ ہر وہ کام بدعت ہے جس کے کرنے سے دین مصطفےٰ (ﷺ) کا طریقہ بدل جائے' سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف کوئی عمل ہو غیر دین کو دین میں داخل کرنا (وغیرہ) یہ سب بدعت ہے۔ جس کی شریعت میں ممانعت ہے اور یہی بدعت گمراہی ہے۔

آج کل بے دین' بدمذہب لوگ بدعت بدعت کی رٹ لگاتے ہیں اور ان کے نزدیک بدعت کے معنی یہ ہیں جو چیز حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نہیں تھی بعد میں پیدا ہوئی وہ سب بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں لے جائے گی۔

یہ بتاؤ جو قرآن پاک ہم پڑھتے ہیں کیا اسی طرح (کتابی شکل میں) حضور نبی پاک صلی اللہ علی وسلم کے ظاہری زمانے میں تھا؟ آج کل جو خوبصورت (پکی) مساجد ہیں کیا اسی طرح کی مساجد حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری زمانہ میں تھیں؟ کیا نماز تراویح باجماعت ادا کرنا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری دور میں تھی؟ ◈ کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری دور میں اذان لاؤڈ سپیکر پر ہوتی تھی؟ ◈ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری دور میں ختم بخاری شریف ہوتا تھا؟ ◈ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری دور میں آج کے مدارس میں پڑھائی جانے والی کتابیں ہوتی تھیں؟ یقیناً یہ سب کچھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری دور میں

نہیں تھا اب اس کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہوگا؟ کیا معاذ اللہ یہ سب کچھ بدعت و گمراہی ہے؟ (ہرگز نہیں)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری دور میں کوئی وہابی' دیوبندی نہیں تھا' نہ کسی صحابی نے اپنے نام کے ساتھ محمدی' سلفی' یزدانی' ربانی' اہلحدیث' وہابی یا دیوبندی لکھا' نہ کوئی جلوس اہلحدیث نکلا' نہ جشن دیوبند منایا گیا۔ یہ سب بدعتی ہیں' ان کے اپنے فتوے کے مطابق (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جائے گی) اپنا انجام دیکھ لیں۔

> تجھ سے اور جنت سے کیا نسبت مخالف دور ہو
> ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ (ﷺ) کی

شرک کیا ہے؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور عبادات میں کسی کو شریک کرنے کا نام شرک ہے۔ قرآن پاک

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (پارہ ۳۰، رکوع ۲۷، سورۃ اخلاص)

حدیث شریف: حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتادوں؟" لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا"۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ کہ جھوٹ بولنا۔ (بخاری، کتاب الشہادات)

شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات اور عبادات میں اس کا کوئی کسی قسم کا شریک نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات اور عبادات میں کسی زندہ یا مردہ کو اس کا شریک سمجھے وہ مشرک ہے۔

ہم اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ صرف ایک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام اختیارات، قدرت، تصرف کا ذاتی طور پر مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی دافع البلاء اور مشکل کشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی عالم الغیب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی شہنشاہ کل ہے۔ تمام بڑائیاں، عظمتیں، عبادتیں اسی کی ذات کو زیبا ہیں اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق اور مالک حقیقی ہے وہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے، کوئی نبی، ولی' پیغمبر ذاتی طور پر کسی چیز کے مالک ومختار نہیں ہیں۔ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کے محتاج ہیں۔ جس کو جو شان' مرتبہ ملا اسی خالق حقیقی کی عطا سے ہی ملا ہے۔ بد مذہب بد عقیدہ لوگ ہم اہلسنّت وجماعت پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔ کہتے ہیں یا رسول اللہ کہنا' حضور پاک کی تعظیم وتوقیر کرنا' میلاد منانا' اولیاء اللہ کو پکارنا' اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا' یہاں تک کہ ہمارے تقریباً سب معمولات کو شرک وبدعت کہتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت نہیں کرتے' ان کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں۔ میلاد شریف میں کون سی شرک والی بات ہے۔ کیا اللہ کا بھی میلاد ہوتا ہے جس کی وجہ سے برابری ہو اور شرک ہو؟ اولیاء اللہ کو اللہ کا شریک نہیں مانتے بلکہ اللہ کے نبی' ولی' پیغمبر اُس کی عطا سے ہی مدد کرتے ہیں۔ بد مذہب جو ہم پر خود ساختہ شرک کے فتوے لگاتے ہیں اس کے بارے میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو احادیث مبارکہ ملاحظہ کریں۔

حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہوگی (یعنی بظاہر بڑا قرآن پڑھ کر سنائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہوگا) تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا۔ وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کردے گا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟ جسے مشرک کہا جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا (یعنی خود ہی بے دین مشرک ہوگا)

(تفسیر ابن کثیر ص ۱۷۱، ج ۲، سورۃ اعراف آیت ۱۷۵ کے تحت) حافظ محدث ابن کثیر فرماتے ہیں ھذا اسناد جید ثقۃ الامام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین وغیرہما)

معلوم ہوا: جو لوگ بے دین گمراہ مشرک ہونگے وہ قرآن و حدیث پڑھ پڑھ کر غلط تراجم و معانی کر کے مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائیں گے۔ حالانکہ آقا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود فرماتے ہیں مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مقابلے (خونریزی) کا ڈر ہے۔ (بخاری شریف)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

بدمذہب یہ کہتے ہیں کہ جو صفت اللہ میں پائی جائے اگر وہی صفت کسی نبی، ولی یا پیغمبر میں مانی جائے تو شرک ہو جاتا ہے۔ بدمذہبو بتاؤ؟ ہم بھی زندہ ہیں اللہ بھی زندہ ہے ہم بھی دیکھتے اور سنتے ہیں اللہ بھی دیکھتا اور سنتا ہے بتاؤ اب شرک ہوا یا نہیں۔

قرآن پاک میں اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صفات

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عطائی صفات	اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
(پارہ ۱، سورہ البقرہ آیت ۱۲۹)	(پارہ ۲۷، سورہ الرحمٰن آیت ۱،۲)

اللہ اور رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں معلم ہیں

وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ	وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ
(پارہ ۱، سورہ البقرہ آیت ۱۲۹)	(پارہ ۱۸، سورہ النور، آیت ۲۱)

اللہ اور رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں پاک کرتے ہیں

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ	يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ
(پارہ ۳۰، سورہ التکویر، آیت ۱۹)	(پارہ ۳۰، سورہ الانفطار، آیت ۶)

اللہ اور رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں کریم ہیں

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
(پارہ ۱۱، سورہ التوبہ، آیت ۱۲۸)	(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۴۳)

اللہ اور رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں رؤف و رحیم ہیں

اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
(پارہ ۲۵، سورہ الشوریٰ، آیت ۵۲)	(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۴۲)

اللہ اور رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں ہادی ہیں

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
(پارہ ۳، سورہ البقرہ، آیت ۲۵۷)	(پارہ ۶، سورہ المائدہ، آیت ۵۵)

اللہ اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) دونوں ولی (مددگار) ہیں

یُخْرِجُکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ	لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
(پارہ ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت ۴۳)	(پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت ۱)

اللہ اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) دونوں اندھیروں سے نکالتے ہیں

اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ	یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ
(پارہ ۳، سورہ البقرہ، آیت ۲۷۵)	(پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷)

اللہ اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) دونوں حلال کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ	یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
(پارہ ۱۴، سورہ النحل، آیت ۹۰)	(پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷)

اللہ اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) دونوں امر معروف کے مالک ہیں

مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ	وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ
(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۲۹)	(پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷)

اللہ اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) دونوں کسی چیز کو حرام کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِهٖ (سورہ توبہ، آیت ۷۴)
اللہ اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) دونوں غنی کرتے ہیں

ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو نجدیو | واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

شانِ رسالت سے بدمذہبوں کی دشمنی

قرآن پاک: اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ○ (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۷) بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (ﷺ) کو ان پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ہے۔ دنیا اور آخرت میں اور اللہ (عزوجل) نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

غلط عقائد اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (الجہد المقل مولوی محمود الحسن دیوبندی، یک روزہ اسماعیل دہلوی) ◈ حضور نبی پاک ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (تحذیر الناس، قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند) ◈ حضور کا علم زید و عمر بلکہ مجنون و حیوانات جیسا ہے (حفظ الایمان اشرف علی تھانوی) ◈ شیطان و ملک الموت کا علم حضور کے علم سے زیادہ ہے۔ (البراہین قاطعہ رشید احمد گنگوہی) ◈ نماز میں حضور کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے برا ہے۔ (صراط مستقیم اسماعیل دہلوی) ◈ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ ◈ سب انبیاء و اولیاء ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں ◈ حضور نبی پاک (ﷺ) کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے ◈ حضور نبی پاک مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی) ◈ ہندوؤں کی سودی روپے کی سبیل سے پانی پینا جائز ہے۔ ◈ محرم میں ذکر حسین کرنا اور سبیل لگانا حرام ہے۔ ◈ محفل میلاد کا انعقاد کرنا ہر حال میں ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ مولوی رشید احمد گنگوہی) یہ چند حوالے درج کیے ہیں آپ خود فیصلہ کریں کہ ایسے غلط عقائد رکھنے والے لوگ مسلمان کہلانے کے حق دار ہیں؟ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقہ ان بدمذہبوں کے شر سے بچائے اور ہمیشہ ہمیشہ مذہب مہذب مسلک حق اہلسنت و جماعت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر ۔۔۔ مذہب حق اہلسنت کی کیا بات ہے

قرآن پاک کے غلط تراجم کی نشاندھی

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ پ۴ سورہ آل عمران آیت ۱۴۲

ترجمہ: اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں (عبدالقادر)

حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔

(فتح محمد جالندھری دیوبندی)

حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔ (تھانوی دیوبندی)

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں (دیوبندی محمود الحسن)

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (اعلیٰ حضرت)

اللہ تعالیٰ جو علیم و خبیر ہے، عالم الغیب والشہادۃ ہے، علیم بذات الصدور ہے ان مترجمین کے نزدیک اردو میں بے علم و بے خبر ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں ترجمہ پڑھنے کے بعد علم الٰہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝

ترجمہ: اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (عبدالقادر) (پ ۹ سورہ انفال آیت ۳۰)

وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

(محمود الحسن دیوبندی)

اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (اعلیٰ حضرت)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى پ۳۰ سورہ والضحیٰ آیت ۷

ترجمہ: اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ (عبدالقادر)

اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔ (رفیع الدین)

اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی تھانوی)

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیٰ حضرت)

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ پ۲۶ سورہ الفتح آیت ۱

ترجمہ: ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور پیچھے رہے۔ (عبدالقادر)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (تھانوی دیوبندی)

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)

قارئین کرام! خود فیصلہ کریں کہ ایسے غلط ترجمے کرنے والے لوگوں کا مسلک کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ ایمان کی حفاظت کیلئے صرف اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ "کنزالایمان" پڑھیں۔

اصل کتابوں سے چند حوالے

قرآن پاک کے غلط ترجمے

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى
اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے	ترجمہ مولوی محمود الحسن دیوبندی
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے	ترجمہ مولوی محمود الحسن دیوبندی
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے اور آپ پر	اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ آپ (نعوذ باللہ) ظالموں میں شمار ہونے لگیں
ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی	ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے (صراط مستقیم)

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان)

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں

اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

(تحذیر الناس) زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا

(براہین قاطعہ) الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے [illegible]

رشید ابن رشید

[illegible]

پس حسین باغی اور بیعت توڑنے والے ٹھہرے

اور اس میں شک نہیں کہ معاویہ خلیفہ برحق تھے

از قلم: ابو یزید محمد دین بٹ اہل حدیث وہابی

آئرن مرچنٹ چوک شہید گنج لنڈا بازار لاہور

نہایت ضروری گزارش

کتاب ہذا عقائد اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ خود فیصلہ کریں کہ مسلک اہل سنت کی صداقت پر اس کتاب کا ہر سنی مسلمان کے پاس ہونا کتنا ضروری ہے۔ آج کے اس پر فتن دور میں گمراہ فرقے، مخالفین اہل سنت، مسلک اہل سنت و جماعت کے عقائد و اعمال کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور دوسرے ممالک سے چندے وصول کر کے بڑی بڑی کتابیں مفت شائع کر کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان بدمذہبوں کا مقابلہ کیا جائے اور کتاب ہذا کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ تاکہ مسلک اہل سنت کی صداقت کا پیغام گھر گھر پہنچ جائے۔

آئیں اس تبلیغی مشن میں ہمارا ساتھ دیں۔ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں حسب توفیق ایک ایڈیشن چھپوا کر مفت تقسیم کریں یا کم از کم ۱۰۰، ۲۰۰ کتابیں منگوا کر تقسیم کریں اور مسلک حق اہلسنت کی اشاعت و خدمت کا فریضہ سر انجام دیں۔ خاص کر بیرونی ممالک کے درد مند سنی حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ہماری دین و دنیا آخرت بہتر اور کامیاب بنائے۔ (آمین)

برائے رابطہ: محمد حبیب الرحمٰن نیازی ادارہ رضائے مصطفٰے دارالسلام گوجرانوالہ

03338159523—0554217986

HASSANNIAZI2000@YAHOO.COM

یا اللہ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — یا رسول اللہ

یا الٰہی زینت صدق و صفا سے کر مجھے آراستہ
مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے

انتساب

میں اپنی اس تالیف کو اپنے مرشد کامل شیخ طریقت

عاشق مصطفےٰ
پاسبان مسلک رضا نائب محدث اعظم پاکستان
جانشین قوم مولانا الحاج

محمد صادق

صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں۔

آپ کی بے پناہ شفقت و محبت اور خصوصی فیض صحبت نے مجھ جیسے بے علم کو دین متین و مسلک حق کی اشاعت کا شعور عطا فرمایا۔

فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدین والدنیا والآخرۃ

صادق باصفا عاشق مصطفےٰ
ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام
جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

دعاؤں کا طالب
ابوالحسن محمد حبیب الرحمان نیازی قادری رضوی